رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd No L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ
الفضل
لاہور
فی پرچہ ۱ ار

135

یوم:۔ جمعہ — ۱۵ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۲ نبوت ۱۳۳۳ ہش — ۱۲ نومبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۹۸

مذہب کی توہین نہ کی جائے اور مذہبی لوگوں کے خلاف پراپیگنڈا نہ کیا جائے

روس کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا اپنے ممبروں کے نام حکمنامہ

ماسکو ۱۱ نومبر۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اپنے ممبروں کے نام ایک حکمنامہ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کسی مذہب کی توہین نہ کی جائے۔ آئندہ سے خدا کو ماننے والوں کے خلاف اس طرح پراپیگنڈا نہ کیا جائے۔ جس سے ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگے۔ اسی طرح گرجوں اور مسجدوں میں عبادت کرنے والوں کی راہ میں بھی رکاوٹیں نہ پیدا کی جائیں۔ اس حکمنامہ پر کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سکرٹری مسٹر کروشیف کے دستخط ہیں۔

روس کی طرف سے مفاہمت کی پیشکش

ماسکو ۱۱ نومبر۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف نے امریکہ سے کہا ہے۔ کہ روس اور امریکہ کے درمیان بہتر مفاہمت کے راستے میں معمولی حادثات کو رکاوٹ نہ بننے دیا جائے۔ انہوں نے کریملن میں امریکی سفیر مسٹر بوہلن سے ایک ملاقات کے دوران میں اس امر پر زور دیا۔ کہ روس اور امریکہ کے اختلافات کو دونوں ملک آسانی سے سفارتی ذرائع سے دور کر سکتے ہیں۔

تونس ۱۱ نومبر۔ تونس کے شہر سے ۶۲ میل دور قوم پرستوں نے پانچ فرانسیسی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔

پنجاب کے سیلاب زدہ کاشتکاروں کو بیج خریدنے کیلئے تئیس لاکھ تیرہ ہزار روپے کے تقاوی قرضے دیئے جائیں گے

دس لاکھ انتیس ہزار روپے کنوؤں کی مرمت اور پانچ لاکھ روپے مکانوں کی مرمت کیلئے تقسیم کئے جا چکے ہیں

لاہور ۱۱ نومبر۔ حکومت پنجاب نے تیئس لاکھ تیرہ ہزار روپے ان کاشتکاروں کو بیج خریدنے کے لئے تقاوی قرضے دینے کی غرض سے منظور کئے ہیں۔ جنہیں حال ہی میں سیلابوں سے نقصان پہنچا ہے۔ دس لاکھ انتیس ہزار روپے بطور تقاوی قرضے کنوؤں کی مرمت کے لئے تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ مکانوں کی مرمت کے لئے پانچ لاکھ روپے سے زیادہ دیئے جا چکے ہیں۔ یہ اعداد و شمار آج صوبائی سیلاب امداد کمیٹی کے ایک اجلاس میں بتائے گئے۔ مہاجر سیلاب زدہ لوگوں کو لحاف مہیا کرنے کے لئے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں سے ایک لاکھ روپیہ مختلف اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ مقامی آبادی کے غریب طبقے کے لئے پچاس ہزار روپیہ صوبائی سیلاب امداد فنڈ میں سے دیا گیا ہے۔ تاکہ انہیں لحاف مہیا کئے جا سکیں۔ علاوہ ازیں خواتین رضا کاروں کی امدادی سب کمیٹی دو ہزار لحاف اور دس ہزار بستر کی چادریں مفت تقسیم کر چکی ہے۔

فرانس کا اقتصادی اور سیاسی بائیکاٹ کرنے کی تجویز

دمشق ۱۱ نومبر۔ شام کی امور خارجہ کی پارلیمانی کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ عرب ممالک کو یہ تحریک کی جائے۔ کہ فرانس نے شمالی افریقہ کی تحریک آزادی کو کچلنے کی جو پالیسی جاری کی ہوئی ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرانس کا اقتصادی اور سیاسی بائیکاٹ کر دیا جائے۔ کمیٹی کے سکرٹری نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ حکومت شام۔ فرانس کی پالیسی کے خلاف اس سے احتجاج کرے۔ اور شمالی افریقہ کے قوم پرستوں کو ہمدردی کا پیغام بھیجے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد

لاہور ۱۱ نومبر۔ ضلع مظفر گڑھ میں گذشتہ سیلابوں میں جن کاشتکاروں کے کنوئیں خراب ہو گئے تھے، حکومت ان کی درستی کے لئے ہر کاشتکار کو ایک سو روپے دے گی۔ جن لوگوں کے مکانات گر گئے ہیں۔ ان کے لئے ۳۳ ہزار روپے منظور کئے گئے ہیں۔ بیلوں کی خریداری کے لئے پچیس ہزار روپیہ اور گیہوں کے بیج کی خریداری کے لئے بھی پچیس ہزار روپے منظور کئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۱ نومبر۔ پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے حکومت ہندوستان نے پندرہ ہزار گز کپڑا دیا ہے۔ آج گورنمنٹ ہاؤس میں ہندوستانی ہائی کمشنر موہن سنگھا مہتہ نے گورنر کو یہ کپڑا پیش کیا۔

پاکستان اور افغانستان ایک دوسرے کے قریب آنے کے لئے کافی آگے بڑھ چکے ہیں

پاکستان میں افغانستان کے وزیر سردار محمد عتیق خاں کا بیان

پشاور ۱۱ نومبر۔ پاکستان میں افغانستان کے وزیر سردار محمد عتیق خاں رفیق نے کہا ہے۔ کہ پاکستان اور افغانستان ایک دوسرے کے زیادہ قریب آنے کے لئے کافی آگے بڑھ چکے ہیں۔ پچھلے دنوں افغانستان کے وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خاں نے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد، وزیر اعظم اور دوسرے وزراء اور سرکاری افسروں سے جو بات چیت کی تھی۔ سردار محمد عتیق خاں اس پر تبصرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا۔ افغانستان کے وزیر خارجہ نے پاکستان میں جو قیام کیا تھا۔ ممکن ہے وہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہو۔ افغانی وزیر نے کہا۔ پاکستان کے لوگوں کو وزیر خارجہ کے اس بیان پر غور کرنا چاہیئے۔ جو انہوں نے منگل کو کابل میں پاکستان سے وہاں پہنچنے کے فوراً بعد دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر خارجہ نے کراچی اور کابل میں جو دو بیان دیئے تھے۔ ان پر غور کرنے سے پتہ چل جاتا ہے۔ کہ اگر حالات سازگار رہے۔ تو دونوں ملکوں کے تعلقات کی آئندہ کیا صورت ہوگی۔ سردار محمد عتیق خاں نے اخبارات پر زور دیا۔ کہ دونوں ملکوں میں تعلقات کے متعلق خبریں شائع کرنے میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔

جارحانہ کارروائی کی تعریف

نیویارک ۱۱ نومبر۔ اقوام متحدہ کی قانونی کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ جنرل اسمبلی کو جارحانہ کارروائی کی تعریف مقرر کرنے کی پھر کوشش کرنی چاہیئے۔

قوم پرستوں کے خلاف مہم روک دی گئی

الجزائر ۱۱ نومبر۔ فرانس نے الجزائر میں قوم پرستوں کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ وہ فی الحال موسم کی خرابی کی وجہ سے روک دی گئی ہے۔

نصابی کتابیں درآمد کرنے کیلئے لائسنس

کراچی ۱۱ نومبر۔ کراچی میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ کتابیں درآمد کرنے والے پرانے تاجر سکولوں اور کالجوں کے نصاب کی کتب درآمد کرنے کے لئے لائسنس لینے کی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ پنجاب کے درآمد کنندگان حکومت پاکستان کے تعلیمی مشیر کو اپنی درخواستیں اس ماہ کی ۲۵ تاریخ تک دے سکتے ہیں۔

سندھ چیف کورٹ نے مسٹر تمیز الدین خاں کی درخواست کی سماعت کی منظوری دے دی

کراچی ۱۱ نومبر۔ سندھ چیف کورٹ کی فل بنچ نے آج مسٹر تمیز الدین خاں کی اس درخواست کی سماعت کی منظوری دے دی۔ جو انہوں نے گورنر جنرل کے اعلان کے جائز ہونے کے خلاف دی تھی۔ اب اس درخواست کی سماعت آئندہ ماہ کی ۶ تاریخ کو ہوگی۔ عدالت نے مدعا علیہم کے نام نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ البتہ ان میں سٹیٹ آفیسر شامل نہیں۔ ان کے خلاف علیحدہ مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

سڈنی ۱۱ نومبر۔ آسٹریلیا کی سینیٹ نے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے کے سمجھوتے کی توثیق کر دی ہے۔

پاکستان اور کینیڈا کے درمیان فنی امداد کا معاہدہ

کراچی ۱۱ نومبر۔ پاکستان اور کینیڈا کے درمیان آج کراچی میں فنی امداد کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کے تحت کینیڈا پاکستان کو مشینیں اور دیگر فنی امداد دے گا۔ یہ امداد زیادہ تر ورسک کے کثیر المقاصد منصوبہ کے لئے ہوگی۔ ص

ص پاکستان کی طرف سے وزیر مالیات چوہدری محمد علی نے معاہدہ پر دستخط کئے۔

ہیڈ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے

مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے اعزاز میں الوداعی دعوت

ربوہ ۷ ر نومبر ۱۹۵۴ء آج بعد نماز عشاء کمیٹی روم تحریک جدید میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن نائب صدر اول کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں سنئے سال کے نائب اللہ خدام الاحمدیہ اول و دوم اور نائب صدر صوبہ سرحد کے علاوہ بیس کے قریب قائدین نے شرکت فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب ۱۷ سال تک مجلس خدام الاحمدیہ سے منسلک رہے۔ آخری دو سالوں کے علاوہ کہ جن میں آپ نائب صدر کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ صدر مجلس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ سنئے سال سے آپ کو حضور نے مجلس انصار اللہ کا صدر مقرر فرمایا ہے۔ تا آپ اپنی خدا داد انتظامی قابلیت کے ذریعہ مجلس انصار اللہ کو اعلیٰ معیار پر لے جا سکیں۔

خورد و نوش کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب زعیم جامعۃ المبشرین نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قائد مجلس مقامی نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے محبوب نائب صدر جنہوں نے اپنی جوانی کا قیمتی حصہ مجلس میں جذبۂ خدمت۔ جوش و ولولہ اور کام کی امنگ پیدا کرنے کے لئے صرف کیا ہے۔ آج مجلس سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ آپ نے مجلس کے معیار کو بلند کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ آپ کی خداداد ذہنی اور انتظامی قابلیتوں سے ہم لوگ ہمیشہ مستفید ہوتے رہے۔ اور مجلس کو موجودہ معیار تک لے جانے اور خدام میں خدمت دین اور خدمت خلق کی روح پیدا کرنے میں آپ کا بہت نمایاں اور اہم حصہ ہے۔ آپ کی ان خدمات کو دیکھکر ہم میں سے ہر ایک میں قدرتی طور پر جذبۂ تشکر پیدا ہوتا ہے۔ جس کے اظہار کے لئے آج یہ تقریب منعقد کی گئی ہے۔ میں ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف اپنی مجلس کی۔ بلکہ ان سب مجالس کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ جن کے قائدین اس تقریب میں شریک ہیں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب جہاں اور جس مجلس میں بھی جائیں۔ اس میں ایک نیا جوش اور نئی امنگ اور نیا ولولہ پیدا کرنے کا موجب ہوں۔ اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید وجود ثابت ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہر آن آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ جب کوئی شخص خلوص نیت سے اللہ تعالےٰ کے سامنے اپنی حقیر سی قربانی بھی پیش کرتا ہے تو وہ اسے خوب نوازتا ہے آپ نے بھی زندگی میں اس بات کا کئی دفعہ تجربہ کیا ہوگا۔ مجھے بھی اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے تھوڑی سی خدمت کا موقع دیا ہے۔ اور اس دوران میں نے اس بات کا خوب تجربہ کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے سلوک کا لطف اٹھایا ہے۔

آپ نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں غالباً محلہ دارالبرکات قادیان میں خدام کا ایک جلسہ تھا۔ جس میں میں نے شریک ہونا تھا۔ میری بڑی بچی جس کی عمر اس وقت چند ماہ کی تھی۔ بہت بیمار تھی۔ اور ہم شہر سے باہر قیام پذیر تھے۔ بچی کی والدہ سخت پریشان اور گھبرائی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے باہر جانے سے روکا۔ لیکن میں نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ میں جلسہ میں شرکت سے محروم رہوں۔ چنانچہ میں نے اپنی سمجھ کے مطابق ہومیوپیتھک کی ایک دوا بچی کو دی اور خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت کے لئے چلا گیا۔ واپس آیا۔ تو لڑکی کی بیماری میں کافی آفاقہ تھا۔ اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور اس پر توکل کرنے کا نتیجہ تھا۔

مکرم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا اس قسم کے تجربات سے میری زندگی کا کوئی لمحہ خالی نہیں پچھلے سال جب لاہور میں کسی احمدی کی جان اور مال بھی بظاہر محفوظ نہیں تھا۔ ہم نے اس وقت بھی خدا تعالےٰ کو بے نقاب دیکھا۔ انسان نیک نیت ہو کر اپنی زندگی کے چند لمحے قربان کرتا ہے تو اگرچہ یہ قربانی خدا تعالےٰ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ مگر وہ اسے خوب نوازتا ہے اور اپنے بندہ کی ڈھارس بندھاتا ہے۔ ہم نے پچھلے سال بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنا چہرہ دکھایا۔ اور اپنی قدرت سے ہماری جانوں اور مالوں کو محفوظ رکھا۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی کہے کہ خدا تعالےٰ زندہ موجود نہیں ہے۔ تو اسے پاگل نہیں تو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ واقعی زندہ موجود نہیں ہے تو مذہب محض خشک فلسفہ ہے۔ جو روح کو ہرگز تسکین نہیں دے سکتا۔ موجودہ حالات میں ہم نے اس ہتھیار کو لے کر دنیا پر حملہ کرنا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ زندہ موجود ہے۔ باقی مسائل فروعی حیثیت کے ہیں۔ اور یہ محاذ ایسا ہے کہ اس میں ہمیں جلد اور نمایاں فتح ہو سکتی ہے۔ لیکن ابھی تک ہم اس سے بے توجہی برت رہے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے قائدین کرام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جو کام بھی کریں۔ خلوص سے کریں۔ اور جس چیز کو وہ سنجیدگی سے بہتر سمجھیں اس سے پیچھے نہ ہٹیں۔ اگر کسی خادم کو سزا بھی دیتے ہیں۔ تو اس میں بھی خلوص نیت کو پیش نظر رکھیں۔ اس کا نتیجہ بہت اچھا نکلتا ہے اس سے نہ صرف نظام کا وقار قائم رہتا ہے بلکہ سزا لینے والا جب اس پر سنجیدگی سے غور کرتا ہے۔ تو وہ اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ دین کے بارہ میں لحاظ بے معنی ہے۔ اس لئے خدام کی اصلاح کرتے ہوئے تم کسی کا لحاظ نہ کرو۔ ہاں خلوص نیت اور ارادہ نیک رکھو میرا اپنا تجربہ ہے کہ جن لوگوں کو میں نے سزائیں دیں۔ ان میں سے ۸۰ فی صدی سے زیادہ میرے دوست بن گئے۔ اور وہ اب بھی اپنے کاموں میں مجھ سے مشورہ طلب کرتے ہیں۔ اس کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا فرمائی اور قائدین اور مجلس عاملہ مقامی کے ارکان کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور اس طرح یہ تقریب ختم ہوئی۔ (سلطان احمد پیر کوٹی ربوہ)

تحریک جدید کی یادگار قائم رکھنے کا طریق عمل

(۱) "چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کی قربانی کی یادگار قائم رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے گا"۔

(۲) ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ رکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا"۔

حضور نے مزید فرمایا:۔

(۳) "تحریک جدید کے چندے سے ایک مستقل انتظام کیا جائے گا۔ اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر ہوگا"

(۴) "اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے فہرستیں بنائی جاویں!!"

(۵) "ایک وہ جنہوں نے ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیا

(۶) دوسرے وہ جنہوں نے انیس ۱۹ سال تک قاعدہ کے مطابق چندہ دیا"۔

(۷) تیسرے وہ جنہوں نے انیس سال تک چندہ تو دیا ہے۔ مگر کم سے کم شرح سے کم۔ گویا قاعدہ کے مطابق نہیں دیا۔

(۸) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ انیس سال تک متواتر اشاعت اسلام میں چندہ دینے والوں کے نام ایک کتاب میں شائع کئے جاویں گے۔ یہ فہرست بن رہی ہے۔ آپ نے اپنا نام فہرست میں لکھے جانے کی دفتر سے تصدیق کر لی ہے۔ تو مبارک ہو۔ اگر آپ کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ تو وہ جلد ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کروا لیں تا آپ کو تسلی ہو جائے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

فطرانہ عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کی رقوم

بعض جماعتوں نے تاحال مذکورہ بالا فنڈوں کی رقوم مرکز میں ارسال نہیں کیں۔ لہذا متعلقہ پریذیڈنٹ صاحبان یا امراء جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ان فنڈوں کی رقموں کو جو ان کے پاس موجود ہوں جلد مرکزی خزانہ میں داخل فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آف لالہ موسیٰ کی آنکھوں کا اپریشن ہو رہا ہے۔

(۲) میاں اللہ دتہ صاحب فاروقی آف جھیرانوالی بعارضہ کھانسی و بخار صاحب فراش ہیں۔ ہر دو اصحاب کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (کرافٹمین بشیر احمد جاوید از لاہور چھاؤنی)

تھوڑے عرصہ سے خاکسار کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر محمد حسین خان منیجر سٹڈ بمقام رسالہ نمبر ۳۔ ڈاکخانہ سرگودہا)

میرے بھتیجے عزیزم اظہر وسیم احمد کا ہاتھ جل گیا ہے۔ احباب عزیز کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (شاہد محمود سنگھیانوی)

دعائے نعم البدل۔ میری لڑکی طاہرہ بعمر ۵ سال جلتی انگیٹھی میں گر جانے سے فوت ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے"۔ (غلام صادق احمدی۔ حوالدار کلرک بی اے او سی ریکارڈ آفس مالیر کینٹ۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۵۴ء

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو

(اقبال)

پچھلے دنوں پاکستان کے وزیر داخلہ سکندر مرزا نے ایک بیان میں فرمایا تھا کہ اگر اسلامی جماعت نے اپنی سرگرمیاں دینی امور تک محدود رکھیں اور سیاست میں دخل اندازی نہ کی۔ تو اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔ ایک حلقہ میں جو اپنے آپ کو بخیال خویش اسلام کا واحد اجارہ دار سمجھتا ہے سکندر مرزا کے اس بیان پر بہت لے دے ہوئی ہے۔ اور اس حلقہ کی طرف سے اسلامی جماعت کے ترجمان اخبار میں بیان پر بیان شائع ہو رہے ہے۔ ان بیانوں میں اکثر یہ ادعا کیا جاتا ہے۔ کہ "اسلام میں مذہب اور سیاست کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔"

اس قسم کے بیانات ایک بہت بڑی غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ جس کو ایسے بیانات دینے والے محسوس نہیں کر سکتے۔ سکندر مرزا بھی ایک مسلمان ہیں۔ اور یقیناً اسلام کے اصولوں پر ان کا ایمان پختہ ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم ابھی دکھائیں گے۔ معاملہ زیر بحث میں ان کی بات ان لوگوں کے نظریات کی نسبت اسلامی اصول کے زیادہ قریب ہے

پاکستان اس معنی میں کہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اسلامی ملک ہے۔ اور اس وجہ سے یہاں مسلمانوں کی حکومت ہے کیونکہ جو لوگ اس وقت برسر اقتدار ہیں۔ وہ بالبداہت مسلمان ہیں۔ خواہ وہ کسی اسلامی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ اسلامی اصول کے مطابق ایسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو ایک الگ ایسی سیاسی پارٹی بنانا جس کا مقصد ایسے مسلمانوں کو برسر اقتدار لانا ہو۔ جو اس پارٹی کے نزدیک صالح اور متقی ہیں سراسر ناجائز اور غیر متقیانہ فعل ہے۔ اس کے متعلق اسلام کی تعلیم واضح ہے۔ ذیل میں ہم مولانا ابو الکلام کی تصنیف "مسئلہ خلافت" سے ایک ذرا طویل اقتباس درج کرتے ہیں۔ تاکہ یہ مسئلہ واضح ہو جائے فھو ھذا

"اذا بویع الخلیفتین فاقتلوا اخرھما
اگر ایک خلیفہ کی حکومت جم چکی ہے اور قائم ہے۔ اور دوسرا مدعی کھڑا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ باغی ہے فرمایا اسے قتل کر دو۔ اس کی زندگی تمام امت کے نظم و امن کے لئے فتنہ ہے۔ وہ امت میں پھوٹ ڈالتا ہے۔ اور جمے ہوئے انتظام کو درہم برہم کر دینا چاہتا ہے۔ والفتنۃ اشد من القتل

عن عرفجۃ الاشجعی قال، سمعت صلعم یقول "من اتاکم و امرکم جمیع علیٰ رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ" (احمد، مسلم)

"اسی لئے جمہور اہل اسلام نے اتفاق کیا۔ کہ خلیفہ خواہ اہل ہو یا نا اہل۔ لیکن اگر اس کی حکومت قائم ہے۔ تو جو اس پر خروج کرے۔ اس کا حکم باغی کا ہوگا۔ اگرچہ کتنا ہی افضل اور جامع الشروط ہو۔ اس سے لڑنا اور اس کی جماعت کو قتل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ تبلیغ و دعوت اور دفع شکوک کے بعد بھی باز نہ آئے۔ ایک گروہ علماء نے کہا کہ نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ بحکم فقاتلوا التی تبغی (۴۹=۹) واجب ہے وقد حکی فی البحر عن العترۃ جمیعاً ان جہادھم افضل من الجہاد الکفار الیٰ دیارھم اذ فعلھم فی دار الاسلام کفعل الفاحشۃ فی المسجد (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۸۰) یعنی تمام ائمہ اہل بیت و عترۃ سے منقول ہے کہ ایسے باغیوں سے جہاد کرنا کفار پر حملہ کرنے سے بھی افضل ہے۔

مصلحت و حکمت اس حکم کی ظاہر ہے۔ اگر اول روز ہی سے دعوٰی اور خروج کا دروازہ بند نہ کر دیا جاتا۔ تو کوئی بہتر سے بہتر اسلامی حکومت بھی خروج و شورش سے محفوظ نہ رہ سکتی۔ ایک جامع الشروط خلیفہ کی موجودگی میں بھی صدہا دعویدار اٹھ کھڑے ہوتے اور جمع شرائط و اہلیت میں ہم زیادہ احق و افضل ہیں۔ اوصاف و فضائل کا قطعی فیصلہ کرنا نہایت مشکل ہے۔ اور نہ افضل و مفضول کے امتیاز کے لئے کوئی قطعی معیار ہو سکتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا کہ ہمیشہ کشت و خون کا بازار گرم رہتا۔ اور امت کا نظام جمعیت کبھی نہ سدھرتا۔ پس ناگزیر تھا کہ خلافت قائمہ کی موجودگی میں ہر طرح کے دعوے کو بغاوت و جرم قرار دے دیا جائے۔ اور اس کے لئے ایک ایسی سزا تجویز کی جائے جو سخت سے سخت سزا ہو سکتی ہے۔ یعنی قتل۔ ایک انسان کو قتل کر دینا بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ ہزاروں انسان قتل ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حدیث میں حکم کی علت کی طرف واضح اشارہ کر دیا گیا۔ کہ یرید ان یشق عصاکم

یہ مضمون مختلف الفاظ و اسناد سے صحاح میں مروی ہے۔ ہم نے صرف ایک روایت پر اختصاراً اکتفا کیا۔" (مسئلہ خلافت صفحہ ۵۸-۵۹)

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں ایک قائم شدہ حکومت کو مٹا کر اس کی جگہ متقیوں کی حکومت قائم کرنے کی جدوجہد کرنا بغاوت اور فتنہ و فساد برپا کرنے کے مترادف ہے۔ خاصکر جبکہ کوئی ایسی اسلامی کہلانے والی جماعت اپنے مدعا کے حصول کے لئے تشدد کے استعمال کو بھی جائز سمجھتی ہو۔ جیسا کہ اسلامی جماعت کا خود ساختہ نظریہ ظاہر کرتا ہے۔

وزیر داخلہ نے جو "اسلامی جماعت" کو تنبیہ کی ہے۔ وہ اسی اصول کے مطابق ہے۔ جس کی وضاحت مولانا آزاد نے کی ہے۔ اور جو لوگ ان کے بیان پر "دین و سیاست" کا سوال اٹھا رہے ہیں۔ اور بزعم خود اپنی اسلام دوستی کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ وہ اسلامی اصول کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

بعض لوگ اس ضمن میں علامہ اقبال مرحوم کے اس مصرعہ کو پیش کرتے ہیں کہ ؎

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

حالانکہ وزیر داخلہ کے انتباہ سے اس مصرعہ کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اسلامی جماعت کو آپ کے انتباہ کا مفہوم علامہ اقبال مرحوم نے اس مصرعہ میں واضح کر دیا ہے ع

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو۔

انتہائے تعصب کی ۲ دو مثالیں

(۱) روزنامہ نوائے پاکستان نے جس کے ایڈیٹر ملک .... ہیں اپنی اشاعت ۹ نومبر ۱۹۵۴ء میں "خیال در خیال" میں حضرت خیالی کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا جس کا آغاز یوں کیا گیا ہے۔

"لاہور کے احمدی روزنامہ الفضل (جس میں بٹالہ انجینئرنگ کمپنی کا اشتہار خاص مصلحتوں کے تحت باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے) میں مرزا (حضرت) بشیر الدین محمود امیر جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ تعالےٰ) کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے ایک پیشگوئی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک گزشتہ خطبہ میں یہ کہا تھا۔ کہ برسر اقتدار طبقہ کو اسکے اعمال کی سزا تین روز تک ملنے والی ہے خیالی صاحب نے پیشگوئی پر جو تبصرہ فرمایا ہے۔ اس کو تو پھر دیکھا جائے گا۔ مگر یہ دیکھئے کہ بات میں سے بات کیسے نکلتی ہے۔ حالانکہ بیکو انجینئرنگ کا اشتہار لاہور کے قریباً تمام اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔ لیکن الفضل میں شائع ہو تو "خاص مصلحتوں" کے تحت شائع ہوتا ہے۔ اگر یہ "خاص مصلحتیں" احمدیت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ تو پھر روزنامہ نوائے وقت۔ امروز۔ تسنیم۔ زمیندار۔ چٹان۔ قندیل۔ اقدام وغیرہ لاہور کے اخبارات اور کراچی کے اکثر اخبارات جن میں بیکو انجینئرنگ کے اشتہارات باقاعدگی سے شائع ہوتے ہیں۔ سب کے سب کیا احمدی اخبارات ہیں؟ اور انہیں بھی انہیں خاص مصلحتوں کی بنا پر اشتہار ملتے ہیں؟

بے شک بیکو انجینئرنگ کمپنی اپنے اشتہارات اخبارات میں ایک خاص مصلحت کے تحت شائع کراتی ہے۔ اور وہ کمائی ہے۔ کہ وہ ان اخبارات میں شائع کراتی ہے۔ جن کے ذریعہ اس کا مال زیادہ سے زیادہ فروخت ہوتا ہے۔ اسی ضمن میں الفضل بھی آتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے الفضل کے پڑھنے والوں کی تعداد کسی بڑی سے بڑی اشاعت رکھنے والے پاکستانی اخبار سے کم نہیں۔ پھر الفضل کے پڑھنے والے اکثر زمیندار ہیں۔ جن میں کمپنی کا مال کھپ سکتا ہے۔

شائد اس مصلحت کی بناء پر کمپنی نے روزنامہ نوائے پاکستان کی طرف کبھی التفات نہیں کیا تھا۔ کیونکہ کمپنی کے علم میں اس اخبار کی اشاعت بہت محدود ہے۔ اور وہ اسے اشتہار دے کر اپنا روپیہ مفت نہیں ضائع کرنا چاہتی تھی۔ اگرچہ استحصال بالجبر کی اور بات ہے۔

(۲) روزنامہ تسنیم اپنی اشاعت مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۵۴ء میں "تکلف برطرف" کے کالم میں لکھتا ہے۔

"افغانستان کے وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خاں نے کراچی میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔ اور پہلی مرتبہ دنیا کو افغانستان کے متعلق یہ اچھی خبر سنائی۔ کہ افغانستان کی حکومت پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ "الفضل" نے اس بیان کو تاریکی پر روشنی کی پہلی شعاع بیان کیا ہے۔

جی ہاں! سر ظفر اللہ خاں کے وزارت خارجہ کے منصب سے تشریف لے جانے کے بعد مسلمان ملکوں کے ساتھ بین الاقوامی تعلقات کی تاریکی میں روشنی کی بہت سی شعاعیں دیکھنے والا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ"! (تسنیم ۱۲ نومبر ۱۹۵۴ء)

تسنیم اسی صفحہ پر "ذرا سوچئے" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔

(۱) انڈونیشیا کی اسلامی جماعت "ماشومی پارٹی" کو حکومت سے الگ کر دیا گیا۔

(۲) پاکستان میں دین کے خادموں پر طرح طرح کے مظالم ہو رہے ہیں۔

(اس ضمن میں سکندر مرزا وزیر داخلہ پاکستان کا اسلامی جماعت کے متعلق بیان خاص اہمیت رکھتا ہے ناقل)

(۳) عراق میں دینی جماعتیں توڑ دی گئیں۔

(۴) ترکی میں اتاترک کی یادگار کی حفاظت کا قانون بنایا گیا ہے اور سینکڑوں داعیان اسلام کو جیلوں میں بھر دیا گیا۔

(۵) مصر میں اخوان المسلمون کے خلاف جنگ جاری ہے۔ کیا یہ محض اتفاقی حادثہ ہے۔ یا کوئی عالمگیر سازش؟" (تسنیم ۱۲ نومبر ۱۹۵۴ء صفحہ ۳ بزیر عنوان "ذرا سوچئے")

چوہدری صاحب کے بین الاقوامی جج منتخب ہونے کے بعد اسلامی ممالک کی تاریکی میں کتنی روشنی کی شعاعیں پھوٹ نکلی ہیں؟

دنیوی نعماء کو استعمال کرنے کا انسانی تقاضا اور بزرگانِ اسلام

انسان مادی سامان میں گھر کر بھی تقویٰ پر قائم رہ سکتا ہے

... احمد

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پُر معارف مضمون "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک انسان کی حیثیت میں" (مطبوعہ الفضل ۹ نومبر ۱۹۵۴ء) ذکر فرمایا ہے۔ انسانی تقاضوں کو صحیح اور مناسب رنگ میں پورا کرنا نبوت یا تقوے و طہارت کے منافی نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انسانی تقاضوں کو بہترین رنگ میں پورا کرنے کا کامل نمونہ تھے۔

مسلمانوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ دنیوی نعماء کے استعمال کرنے اور آرام کی زندگی اختیار کرنے کے انسانی تقاضے تقوے اور پرہیز گاری کے منافی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء اولیاء اور بزرگانِ دین کے متعلق جو تصور اکثر مسلمانوں نے اپنے ذہنوں میں قائم کر رکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کا ادنےٰ درجہ کا لباس ہو۔ بلکہ بہتر ہے جا بجا پیوند لگے ہوئے ہوں فقیرانہ غذا ہو۔ اور ٹوٹے پھوٹے جھونپڑے میں ان کی رہائش ہو۔ غرض پورے طور پر وہ خدا تعالےٰ کی دنیوی نعماء سے محروم ہوں۔

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز مضمون میں ثابت فرمایا ہے۔ یہ تخیل اگر دیگر مذاہب میں جائز ہو تو ہو لیکن اسلام میں تو اس کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اسلام رہبانیت کو ناپسند فرماتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے متمتع ہونے کی نہ صرف اجازت بلکہ حکم دیتا ہے بشرطیکہ وہ اصل مقصدِ حیات یعنی رضائے الٰہی کو بھلانے کا موجب نہ ہوں اور ان سے کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا ما احل اللہ لکم (مائدہ ع ۱۱) یعنے اے مومنو! جو چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ ان کو حرام مت کرو۔

اسی اسلامی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ اکابرین اسلام اسلامی سادگی کا نمونہ ہونے کے باوجود شریعت کی حدود کے اندر رہ کر دنیوی نعماء سے بھی فائدہ اٹھاتے تھے۔ لیکن جائز نعمائے الٰہی سے فائدہ اٹھانے کے جو واقعات تاریخ اسلام میں مذکور ہیں افسوس ہے کہ آجکل ان کا ذکر تک کرنا گناہ سمجھا جاتا ہے۔ ذیل میں رسالہ "معارف" کے ایک مضمون نگار "تاریخ افکار و سیاسیات اسلامی" میں سے چند اقتباس پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں مضمون نگار نے تاریخ اسلام میں سے بہت سی مثالیں پیش کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ آرام و آسائش کے جائز سامانوں کو استعمال کرنے کا انسانی تقاضا ہرگز تقوے کے منافی نہیں ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار لکھتا ہے۔

"آجکل بلکہ شاید مدتوں سے ایک عام غلط فہمی یہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ پُر تکلف و تنعم کی زندگی کو غیر اسلامی سمجھا جاتا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ مباحات کے دائرہ کے اندر کوئی تکلف و تعیش غیر اسلامی نہیں۔ بلکہ خدا کی نعمتوں سے متمتع ہونا تحدیثِ نعمت ہے۔ جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ..... حدیث میں ہے ان اللہ یحب ان یری نعمتہ علیٰ عبدہ۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔ اس لئے خدا کی نعمتوں سے متمتع نہ ہونا کفرانِ نعمت اور خدا کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ البتہ دنیوی عیش و تنعم اور مادی ساز و سامان مسلمانوں کا مقصود زندگی نہیں ہے۔ کہ وہ اس میں ڈوب کر اصل مقصود اور خدا کے احکام و فرائض کو بھلا دیں۔ بلکہ ان چیزوں کو تحدیث نعمت کے لئے اختیار کریں۔ تاکہ ان کا دل خدا کے احسان و شکر سے لبریز رہے ایک مسلمان کا مقصود صرف رضائے الٰہی ہے اگر یہ مقصود نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتا اور عیش و تنعم خدا کی یاد اور اس کے احکام و فرائض کی تعمیل سے غافل نہیں کرتا۔ اور دل کا تعلق خدا سے قائم رہتا ہے۔ تو ایسا عیش نہ قابلِ ملامت ہے اور نہ خلاف تقوے انسان مادی سامان میں گھر کر بھی تقوے پر قائم رہ سکتا ہے۔ ...... خود صحابہ کرام تابعین عظام اور ائمہ اسلام میں بھی اس کی بعض مثالیں ملتی ہیں ...... گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی زندگی زہد و سادگی کا نمونہ تھی۔ آپ طبعی طور پر تکلف کو ناپسند فرماتے تھے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں قناعت۔ سادگی پسند خاطر تھی۔ لیکن کبھی کبھی نفیس کپڑے بھی زیب تن فرمائے ہیں۔ گو شکم سیر ہو کر کھانے کی نوبت کم آتی تھی۔ لیکن کبھی کبھی لذیذ غذائیں بھی تناول فرمائی ہیں۔ مزاج مبارک میں لطافت اور نفاست اتنی غالب تھی۔ کہ ہم اس کا تصور بھی بمشکل کر سکتے ہیں۔ گو بیشتر صحابہ کرام کی زندگی زہد و سادگی کا نمونہ تھی۔ لیکن بعض مثالیں دنیاوی عیش و تکلف کی بھی ملتی ہیں۔ تاکہ مسلمانوں پر زندگی کا دائرہ تنگ نہ ہونے پائے

حضرت عثمان خوش خوراک و خوش لباس تھے۔ لذیذ غذائیں کھاتے تھے اور نفیس کپڑے پہنتے تھے۔ کبھی کبھی آٹھ آٹھ سو روپے کی ایک چادر استعمال کرتے تھے محل میں رہتے تھے۔ گھر میں بکثرت لونڈی غلام تھے (کنز العمال طبقات ابن سعد اور طبقات کی دوسری کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے)

مشہور صحابی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک بڑے نفیس مزاج تھے۔ عمدہ کھانا کھاتے تھے نفیس لباس پہنتے تھے۔ خوشبویات کا بڑا ذوق تھا ایک پُر تکلف باغ لگایا تھا اس میں ایک ایسا پھول تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ سکونت کے لئے بصرہ سے باہر پُر فضا مقام پر ایک محل بنوایا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳)

> مشہور صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک بڑے نفیس مزاج تھے۔ عمدہ کھانا کھاتے تھے نفیس لباس پہنتے تھے۔ خوشبویات کا بڑا ذوق تھا۔ ایک پُر تکلف باغ لگایا تھا۔ اس میں ایک پھول ایسا تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ سکونت کے لئے بصرہ سے باہر پُر فضا مقام پر ایک محل بنوایا تھا۔
>
> (مسند احمد بن حنبل جلد ۳)

سعد بن وقاص کے عالی شان محلات تھے۔ (ابن سعد۔ تذکرہ سعد بن ابی وقاص) امام دار الہجرت حضرت مالک بن انس نفیس مزاج لطیف الطبع اور خوش لباس تھے۔ پہننے کے لئے دور دور سے نفیس اور قیمتی کپڑے منگاتے تھے۔ عدن۔ مصر اور خراسان کے مشہور کپڑے اکثر استعمال میں رہتے تھے۔ کتان بھی استعمال فرماتے تھے۔ بعض چادروں کی قیمت پانچ پانچ سو تک ہوتی تھی۔ عطر کا بڑا شوق تھا۔ عمدہ قسم کے عطر استعمال فرماتے تھے۔ مجلس درس میں عود کی انگیٹھیاں جلتی تھیں پورا گھر فرش فروش اور گدّوں سے آراستہ تھا (الدیباج المذہب ابن فرحون تزئین الممالک سیوطی اور مناقب امام مالک زواوی میں اس کی تفصیلات موجود ہیں)

حضرت امام ابو حنیفہ بڑے خوش لباس اور جامہ زیب تھے۔ عطر استعمال اس کثرت سے کرتے تھے "ذریح الطیب" یعنے خوشبودار ہوا لقب ہو گیا تھا (تاریخ خطیب تذکرہ امام ابو حنیفہ جلد ۱۳ ص ۳۳۱) کبھی کبھی قاقم اور سنجاب کے جبے اور چار چار سو تک کی چادر استعمال فرماتے تھے (//)

یہ صرف چند صحابہ کرام اور ائمہ تابعین کی مثالیں ہیں جنکے تقوے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ ائمہ میں اس سے بھی زیادہ تعیش و تکلف کی مثالیں ملتی ہیں اس لئے بظاہر تکلف و تعیش کو غیر اسلامی نہیں کہا جا سکتا حالانکہ وہ تقوے کے کسی طرح خلاف نہیں ہے۔" (رسالہ معارف اکتوبر ۱۹۲۸ء جلد ۲۲ ... معین الدین احمد ندوی)

تصحیح

(۱) الفضل مورخہ ۹ نومبر ۱۹۵۴ء کے صفحہ اول کالم ۲ کی آخری دس لائنوں میں کتابت کی بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔ اصل عبارت اس طرح ہے احباب درست فرما لیں۔

"اس کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو گھر سے بہت مدت تک غیر حاضر رہا۔ اور بچوں نے اس کو خط لکھا کہ تمہاری عورت بیوہ ہو گئی ہے۔ اور وہ اس پر یقین لے آیا۔ جب اسے کہا گیا کہ تمہارے جیتے جی تمہاری بیوی کیسے بیوہ ہو سکتی ہے۔ تو کہنے لگا کہ یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر بچے بھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔"

(۲) الفضل مورخہ ۴ نومبر کے صفحہ ۲ کے آخری کالموں میں دعائے مغفرت کے زیر عنوان "حاجی عبد العظیم" کی بجائے سہواً "حاجی عبد العزیز" لکھا گیا ہے۔ احباب درست فرما لیں۔

ولادت باسعادت

الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بچے عزیز عبد السلام ڈرلنگ انجینئر مسان ضلع میانوالی کو پہلی بچی کی نعمت سے نوازا ہے بچی مکرم شیخ صالح محمد صاحب افریقہ کی نواسی ہے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ کرم بچی کا نام شمیم تجویز فرماتے ہوئے دعاؤں سے نوازا اور مجھ غلام کو سرفراز کیا ہے فالحمد للہ درویش مسافر عبد الرحمٰن قادیانی

درخواستِ دعا

مکرم شاہ جی محمد اکبر خان صاحب بعارضہ فالج علیل ہیں۔ آپ سرحد کے نہایت مخلص احمدیوں میں سے ہیں۔ اور جماعت اور افراد جماعت کے لئے مالی اور بدنی قربانیوں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ چراغ الدین مبلغ پشاور

ہمارے بزرگ

شیخ الاسلام حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(از مکرم محمد اشرف صاحب ناصر "شاہد" مبلغ سلسلہ احمدیہ لاہور)

شیخ الاسلام والحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جمعہ کے روز ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ کی بصارت بچپن میں جاتی رہی تھی۔ بڑے بڑے حکماء و اطباء سے علاج معالجہ کرایا گیا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ایک رات آپ کی والدہ ماجدہ (جو مستجاب الدعوات تھیں) نے وضو کیا۔ نماز پڑھی۔ اور دربار الٰہی میں تضرع اور انکساری سے دعا فرمائی۔ کہ "اے میرے قادر مطلق خدا۔ میرے نور نظر اور میرے پیارے بیٹے کو آنکھیں عطا فرما۔" ابھی آپ دعا ہی فرما رہی تھیں۔ کہ کیا دیکھتی ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ کہ "اے عورت تیرے رونے گڑگڑانے اور الحاح اور زاری کے باعث خدا نے تیری دعا سن لی" چنانچہ اسی وقت خوش نصیب (امام) بخاری رح کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ اور بصارت عود کر آئی۔

حضرت امام بخاری رح کو دس سال کی عمر میں ہی سماع حدیث کا شوق ہوا۔ اور اس کی خاطر خراسان۔ عراق۔ حجاز۔ شام۔ مصر اور بغداد کے بارہا سفر کئے۔ اور بعض اوقات ان ایام میں تہی دستی نے اتنا مجبور کر دیا۔ کہ تین تین دن برابر جنگل کی بوٹیوں اور پتوں پر گذارہ کیا۔

(مقدمہ فتح الباری صفحہ ۵۶۶)

لیکن اس محبوب شغل کو ترک نہ کیا۔ اور ایک ہزار اسی ۱۰۸۰ بزرگوں سے حدیث کو سنا۔ اور ایک ہزار سے زائد استادوں سے حدیث پڑھنے کا اتفاق ہوا۔

آپ کے ذہن کا یہ عالم تھا۔ کہ ۱۶ برس کی عمر میں حضرت ابن مبارک اور حضرت وکیع کی کتب حدیث کو حفظ کر لیا۔ کلاس میں بغیر کاپی پنسل کے بیٹھے رہتے۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ جو کچھ تمہاری کاپیوں میں ہے۔ وہ میرے ذہن میں محفوظ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ کے ہم عصروں میں سے بعض نے آپ کا امتحان چاہا۔ اور آپس میں مشورہ کر کے یہ ترکیب سوچی۔ کہ ایک سو حدیثیں لے کر ان کے الفاظ و معانی۔ ان کے متن۔ اور ان کی سندوں کو بدل دیا جائے۔ اس کام کے لئے دس طالب علموں کو منتخب کیا گیا۔ اور ہر ایک کو دس دس احادیث یاد کرا دی گئیں۔ اور ان سے کہا گیا۔ کہ عین حلقۂ درس میں سبق پڑھاتے وقت ان احادیث کی صحت و سقم کی بابت سوال کیا جائے۔ چنانچہ حلقۂ درس میں جبکہ ایک مجمع کثیر حدیث کا سبق سن رہا تھا ایک طالب علم کھڑا ہوا۔ اور اپنی دس حدیثوں کی بابت آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ "لا اعرفہ" کہ مجھے اس کی بابت معلوم نہیں۔

اسی طرح دس طالب علموں نے اپنی اپنی حدیثوں کی بابت سوال کئے۔ آپ نے بجز "لا اعرفہ" کسی کو کچھ جواب نہ دیا۔ جب سب فارغ ہو چکے۔ تو امام بخاری پہلے طالب علم کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا کہ تمہاری پہلی حدیث میں یہ خرابی ہے۔ دوسری میں یہ۔ اور اصل حدیث اس طرح ہے۔ یکے بعد دیگرے اسی طرح تمام طلباء کو ان کی احادیث کے سقم بتلا دیئے۔ لوگوں نے آپ کے حافظ ہونے کا اقرار کیا۔ اور آپ کی فضیلت کے قائل ہو گئے۔ اور اس کے بعد اپنی کاپیوں کی تصحیح آپ ہی سے کرواتے۔

تحصیل علم حدیث کے بعد آپ بخارا تشریف لے گئے۔ اہل شہر نے کافی آؤ بھگت کی۔ اور آپ نے درس تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ کی بڑھتی ہوئی شہرت کی وجہ سے بعض لوگوں نے ذاتی پرخاش و عداوت اور حسد کی وجہ سے حاکم بخارا کو آپ کے برخلاف برانگیختہ کیا۔ اور اس نے آپ سے کہا۔ کہ میرے لڑکے کو حدیث میرے گھر پر آ کر پڑھا جایا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں علم کو بادشاہوں کے دروازوں پر ذلیل و خوار نہیں کرنا چاہتا۔ اگر حاکم شہر کو اپنے لڑکے کو پڑھانے کا شوق ہے۔ تو وہ مسجد میں یا میرے گھر میں آ کر پڑھ سکتا ہے۔ حاکم نے کہا۔ اچھا۔ میرے لڑکے کو اس وقت پڑھائیں۔ جبکہ دوسرا کوئی نہ ہو۔ امام بخاری رح نے پھر فرمایا۔ کہ میں حاکم شہر کے خوف سے لوگوں کو حدیث کے سننے سے کیسے روک سکتا ہوں۔ یہی امر حاکم وقت اور آپ کے درمیان باعث نزاع و رنجش ہوا۔ اور حاکم وقت نے بعض فتنہ پردازوں کو آپ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے پر مامور کیا۔ اور آخر کار شہر چھوڑ دینے کا حکم بھی دے دیا۔ آپ اس وقت سخت بے سروسامانی اور تکلیف کی حالت میں تھے۔ اور اسی جوش میں آپ نے ان لوگوں کے خلاف بددعا فرمائی۔ اللھم ارھم ما قصدونی بہ فی انفسھم واولادھم واھالیھم۔ کہ اے خدا ان کو وہ چیز دکھلا دے۔ جس کا انہوں نے میرے لئے ارادہ کیا ہے۔ ان کی جانوں میں ان کی اولادوں اور ان کے اہل و عیال میں۔ چنانچہ آپ کی اس دعا پر تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا۔ کہ والیٔ بخارا معزول کر دیا گیا۔ اور ذلت و رسوائی کے ساتھ قید ہوا۔ اور اسی قید میں چل بسا۔ اور اس کے ساتھیوں نے جنہوں نے اس معاملہ میں اس کی مدد و معاونت کی تھی۔ طرح طرح کے مصائب۔ الزامات و اتہامات اور مشکلات میں محبوس ہو کر عبرتناک سزائیں پائیں۔

اسی سفر کی حالت میں ایک روز آپ نے خدا کے حضور دعا فرمائی۔ اللھم قد ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک اے اللہ باوجود وسعت کے زمین مجھ پر تنگ ہے۔ پس تو مجھے دنیا سے اپنی طرف اٹھا لے۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد "خرتنگ" مقام پر جو سمرقند سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ یکم شوال ۲۵۶ھ کو ہفتہ کے دن بعد عشاء یہ امام ہمام وفات پا گئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور اسی جگہ آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ ایک رات میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آنحضور صلعم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ ایک مقام پر قیام فرما ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ صلعم نے جواب دیا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور یہاں کیسے تشریف فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رح کا انتظار کر رہا ہوں۔ اور اسی گھڑی و ساعت میں جس میں اس بزرگ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ امام بخاری رح کی وفات واقع ہوئی۔ آپ کی وفات سے حضرت جعفر بن مروزی کو اتنا صدمہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی عمر کا کچھ حصہ مستعار دے سکتا۔ تو میں امام بخاری کو اپنی بقیہ عمر ہبہ کر دیتا۔ کیونکہ

اذا مات ذو علم و تقوی

فقد وقعت من الاسلام ثلمۃ

کہ جب کوئی صاحب علم اور صاحب تقویٰ وفات پا جاتا ہے۔ تو اسلام میں ایک خلاء اور خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسی جان پر ہزاروں جانیں قربان کی جا سکتی ہیں۔

امام محمد بن اسحاق فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آسمان کے نیچے دنیا بھر میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جاننے والا امام بخاری رح سے بڑھ کر اور کسی کو نہیں پایا۔

آپ درمیانہ قد۔ نحیف الجثہ لاغر اندام شخص تھے۔ بہت بڑے تاجر تھے۔ اور بارہا اپنے مال کو صدقہ میں دے دیتے تھے۔ اپنا کام آپ کرنے میں ذرا بھر عار نہ سمجھتے تھے۔ آپ نے شہر بخارا کے باہر ایک مہمان سرا بنوائی تھی۔ اس کی تعمیر کے وقت جو مزدور معماروں کو اینٹیں دیتے تھے۔ ان میں خود امام بخاری رح بھی شامل تھے۔ یہ امام ربانی اپنے سر پر اینٹیں رکھ کر لے جاتے اور راجوں کو دیتے ایک شاگرد نے ازراہ دلسوزی ایک روز عرض کی۔ کہ آپ کو اس محنت کی کیا ضرورت ہے۔ امام ممدوح نے فرمایا۔ کہ ھذا الذی ینفعنی کہ یہ وہ کام ہے جو مجھ کو نفع دے گا۔

آپ کی ساری عمر ہی تالیف و تدریس میں بسر ہوئی۔ ۱۸ برس کی عمر سے لیکر موت تک آپ اس کام میں معروف و مشغول رہے۔ اور اپنے پیچھے ایسی یادگاریں چھوڑ گئے۔ جو ہمیشہ آنیوالوں سے داد تحسین و عقیدت وصول کرتی رہیں گی صحیح بخاری آپ کی ہی یادگار زمانہ تصنیف ہے۔ اسے لکھنے کا محرک جیسا کہ امام صاحب خود فرماتے ہیں۔ یہ تھا۔ لکھتے ہیں۔ کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے۔ اور اس کے ذریعہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک و اطہر سے مکھیاں اڑا رہا ہوں۔ جب تعبیر نکالی۔ تو معلوم ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں صحیح اور غیر صحیح حدیثوں کو چھانٹوں گا۔ اور ان کو علیحدہ علیحدہ کر دوں گا۔ اس خدائی تحریک کے بعد آپ نے یہ شاندار تصنیف رقم فرمائی اور اسے چھ لاکھ احادیث کے مجموعہ سے منتخب کیا۔ اور سولہ سال کے طویل عرصہ میں اسے مکمل کیا۔ آپ نے یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اور ممبر شریف کے درمیان بیٹھ کر لکھی۔ اور ہر حدیث غسل کرنے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کے بعد درج فرمائی۔ کل احادیث مع تعلیقات شواہد۔ تابعات و مکررات نو ہزار آٹھ سو بیاسی ۹۸۸۲ ہیں۔

الصحیح البخاری حدیث کی تمام کتابوں میں سے صحت اور اعتبار کے لحاظ سے (اصح الکتب بعد کتاب اللہ) تسلیم کی گئی ہے۔ حضرت ابو زید مروزی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں۔ ابو زید کب تک تم شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے۔ اور میری کتاب کو کیوں نہیں پڑھاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ کی کونسی کتاب ہے۔ فرمایا۔ میری کتاب محمد بن اسماعیل کی جامع ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر صنعتی نمائش

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ وکالت تجارت امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں ایک صنعتی نمائش منعقد کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ جو احباب خود مصنوعات بناتے ہوں۔ یا صنعتی اشیاء کا کاروبار کرتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا سامان نمائش میں رکھیں۔ نمائش کا انتظام کھلے میدان میں شامیانوں اور قناتوں کے اندر ہو گا۔ نمائش میں حصہ لینے والوں کے لئے پلاٹ متعین کر دیئے جائیں گے۔ جن میں دکانوں کا قیام اور آرائش وغیرہ کا انتظام انہیں خود کرنا ہو گا۔ نمائش کے انتظام کے سلسلہ میں جو اخراجات ہوں گے۔ وہ شامل ہونے والوں سے بحصہ رسدی وصول کئے جائیں گے۔

جو احباب شامل ہونا چاہیں۔ انہیں فوری طور پر ہمیں لکھنا چاہیئے۔ اور مصنوعات کی نوعیت سے مطلع کرنا چاہیئے۔

(وکیل التجارت تحریک جدید)

اقوام متحدہ کیا ہے؟

مختلف اداروں کی تشکیل اور فرائض کا مطالعہ

۲۶ جون ۱۹۴۵ء کو ۵۰ قوموں کے نمائندوں نے جو دنیا کے ایک ارب ۷۰ کروڑ باشندوں کی نمائندگی کر رہے تھے فیصلہ کیا۔ کہ اپنی مشترکہ کوششوں سے ایک بین الاقوامی ادارے کے ذریعہ جس کا نام "اقوام متحدہ" ہو بہتر اور محفوظ دنیا بنائیں۔ چنانچہ اسی روز انہوں نے سان فرانسسکو میں چارٹر پر دستخط کر دیئے۔ چند ہفتے بعد پولینڈ نے بھی چارٹر پر دستخط ثبت کر دیئے۔

۱۹۴۶ء میں چار اور قومیں اس جماعت میں شامل ہو گئیں۔ ۱۹۴۷ء میں دو اور ۱۹۴۸ء اور ۱۹۵۰ء میں ایک ایک رکن کا اور اضافہ ہوا۔ اس طرح اقوام متحدہ کے ارکان کی تعداد اس وقت ۶۰ تک پہنچ گئی ہے۔

بین الاقوامی امن اور حفاظت قائم رکھنا مساوی حقوق اور اقوام کو اپنے متعلق خود فیصلہ کرنے کا حق دینے کے اصولوں پر قوموں میں باہمی دوستی کے تعلقات قائم کرنا اور اس کو مضبوط بنانے کے لئے دوسری مناسب تدابیر اختیار کرنا۔ اقتصادی سماجی ثقافتی اور انسان دوستی کے مسئلوں کو حل کرنے کے لئے بین الاقوامی تعاون حاصل کرنا، نسلی جنسی لسانی یا مذہبی امتیاز کے بغیر تمام افراد کے لئے بنیادی آزادیوں اور انسانی حقوق حاصل کرنا اور ان حقوق کا لحاظ رکھنا۔ اور ان اغراض کی تکمیل کے لئے ایک ایسا مرکز بنانا جو قوموں کی جدوجہد میں رابطہ قائم رکھ سکے۔ یہ اقوام متحدہ کے مقاصد ہیں

اقوام متحدہ ان بنیادی اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔

• تمام رکن اقوام کو برابر کی آزادی اور خود مختاری حاصل ہے۔

• تمام اقوام کو ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہو گا جو ان پر چارٹر نے عائد کی ہیں۔

• تمام اقوام بین الاقوامی جھگڑے صلح صفائی سے اس طرح طے کریں گی کہ امن و امان۔ حفاظت و انصاف پر کسی قسم کی آنچ نہ آنے پائے۔

• تمام اقوام اپنے بین الاقوامی تعلقات میں دوسری حکومتوں کے خلاف طاقت کی دھمکی یا اس کا استعمال نہیں کریں گی۔

• تمام اقوام چارٹر کے مطابق جب اقوام متحدہ کوئی قدم اٹھائے گی۔ اس کی ہر طرح مدد کریں اور جس حکومت کے خلاف تادیبی کارروائی یا عملی اقدام ہو گا۔ اس کی مدد نہیں کریں گی۔

• اقوام متحدہ اس بات کا یقین کرے گی کہ وہ ملک جو ممبر نہیں ہیں۔ جہاں تک ضروری ہے۔ بین الاقوامی امن و امان قائم رکھنے کے لئے ان اصولوں پر چلتے ہیں۔

• اقوام متحدہ کسی ملک کے ایسے معاملات میں ہرگز دخل نہیں دے گی۔ جو خالصتہً اندرونی معاملات ہوں بجز اس کے کہ امن و امان قائم رکھنا مقصود ہو

وہ تمام امن پسند قومیں اقوام متحدہ کی رکن ہو سکتی ہیں جو چارٹر کی ذمہ داریوں کو قبول کریں۔ اور جنہیں اقوام متحدہ کا ادارہ اس کا اہل سمجھے۔ کہ یہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے تیار اور قابل ہیں۔

چونکہ اس کے مقاصد میں تمام بین الاقوامی رابطے شامل ہیں۔ اس لئے اقوام متحدہ کی بنیاد مختلف شعبوں پر رکھنی ضروری سمجھی گئی۔ اور چارٹر نے اس کے چھ ادارے مقرر کئے۔

جنرل اسمبلی۔ سلامتی کونسل۔ اقتصادی اور معاشرتی کونسل۔ تولیتی کونسل۔ بین الاقوامی عدالت اور سیکرٹریٹ

جنرل اسمبلی

جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے اسے صحیح معنوں میں بین الاقوامی پارلیمنٹ کہا جا سکتا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس عموماً سال میں ایک بار ہوتا ہے اور اسے حق حاصل ہوتا ہے۔ کہ چارٹر کے دائرہ عمل میں آنے والے تمام موضوعات پر بحث کرے اور سفارشات پیش کرے۔ اسے یہ حق بھی حاصل ہے۔ کہ وہ دوسرے تمام اداروں کے اختیارات و فرائض کے بارے میں بحث کرے۔ یہ اسمبلی۔ سیاسی۔ سماجی۔ اقتصادی اور ثقافتی۔ تعلیمی حفظان صحت سے متعلق بین الاقوامی تعاون کے مسئلوں کا جائزہ لیتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ممبر ملکوں اور دوسرے اداروں کے لئے سفارشات پیش کرتی ہے۔

اسمبلی کے سفارش کرنے کے اختیارات میں استثناء صرف اس صورت میں کیا جاتا ہے۔ جب کہ سلامتی کونسل اسی مسئلہ پر غور کر رہی ہو۔ ایسی صورت میں اسمبلی اس موضوع پر بحث تو کر سکتی ہے لیکن سفارش اس وقت تک پیش نہیں کر سکتی جب تک کہ کونسل اس ضمن میں اس سے درخواست نہ کرے۔

جنرل اسمبلی میں تمام رکن ملکوں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ اور ہر ملک کو صرف ایک ہی ووٹ دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر اجلاس میں وہ پانچ نمائندے تک بھیج سکتا ہے۔ اسمبلی میں عام معاملات کا فیصلہ ان ممبروں کی محض کثرت رائے سے کیا جاتا ہے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔ لیکن اہم معاملات کا فیصلہ دو تہائی ووٹوں کی اکثریت سے کیا جاتا ہے۔

اسمبلی کو چونکہ دوسرے اداروں کے فرائض اور طریق کار پر بحث کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس لئے تمام ادارے جن میں سلامتی کونسل بھی شامل ہے۔ اپنی سالانہ اور خاص رپورٹیں جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ ان رپورٹوں پر غور کرے۔ سلامتی کونسل کے چھ غیر مستقل ممبر اقتصادی و معاشرتی کونسل کے تمام ۱۸ ممبر اور تولیتی کونسل کے حسب ضرورت ممبر جنرل اسمبلی منتخب کرتی ہے۔ جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل میں الگ الگ دونوں کے ذریعے بین الاقوامی عدالت کے ججوں کا انتخاب بھی کیا جاتا ہے۔ سلامتی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی کسی نئے ممبر کو داخلہ اور سیکرٹری جنرل کا تقرر منظور کرتی ہے۔ جو سیکرٹریٹ کا انتظام کرتا ہے۔

آمدنی اور اخراجات کی نگرانی بھی جنرل اسمبلی ہی کرتی ہے۔ کیونکہ تمام اداروں کے بجٹ پر بحث اور اس کی منظوری نیز اخراجات کی کفالت کے لئے ممبر ملکوں کا حصہ مقرر کرنا اسی کے ذمہ ہے۔ اقوام متحدہ کا خرچ ممبر ملکوں کے چندے سے چلتا ہے۔

سلامتی کونسل

سلامتی کونسل کے گیارہ ممبر ہیں۔ ان میں سے پانچ مستقل ہیں۔ اور چھ جنرل اسمبلی منتخب کرتی ہے۔ اقوام متحدہ کا یہی ادارہ ہے۔ جسے ممبر ملکوں نے امن و سلامتی قائم رکھنے کی اہم ذمہ داری تفویض کی ہے اپنے فرائض بجا لانے میں سلامتی کونسل ممبر ملکوں کی طرف سے عملی قدم اٹھاتی ہے۔ کیونکہ وہ سب اس کے فیصلوں کو تسلیم کرتے اور ان پر کاربند رہنے پر رضامندی ظاہر کر چکے ہیں۔

کونسل کے مستقل ممبر یہ ہیں۔ چین۔ فرانس۔ روس اور امریکہ غیر مستقل ممبروں کو جنرل اسمبلی دو سال کے لئے منتخب کرتی ہے۔ مدت ختم ہونے کے بعد ان ممبروں کا فوراً ہی دوبارہ انتخاب نہیں ہو سکتا۔

سلامتی کونسل کے ہر ممبر کا ایک ووٹ ہوتا ہے طریق کار سے متعلق معاملات کا فیصلہ گیارہ میں سے سات ووٹ کی حمایت سے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ باضابطہ معاملات کے فیصلوں کے لئے بھی سات ووٹ ہی درکار ہوتے ہیں۔ لیکن ان سات میں پانچوں مستقل ممبروں کے اتفاقی ووٹ شامل ہونے ضروری ہیں۔ یہ قاعدہ بڑی طاقتوں کا متفق ہونا کہلاتا ہے۔ جسے عرف عام میں "ویٹو" سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ جب کونسل کسی جھگڑے کا پُرامن طریقے سے سلجھانے میں مصروف ہو تو جھگڑے سے متعلق فریق ووٹ نہیں دے سکتا۔

قیام امن کے لئے چونکہ مسلسل نگرانی اور فوری کارروائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے سلامتی کونسل کے اجلاس مستقلاً ہوتے رہتے ہیں۔ اور عموماً پندرہ دن میں کم سے کم ایک بار اس کی نشست ہوتی ہے۔ اگر کونسل فیصلہ کرلے۔ تو اس کا اجلاس صدر مقام کے علاوہ کسی اور جگہ بھی ہو سکتے ہیں۔

سلامتی کونسل کو کسی ہنگامے کی چھان بین کا حق حاصل ہے۔ جو بڑھ کر دو یا دو سے زیادہ ملکوں کے مابین چپقلش پیدا کر سکتا ہو۔ کونسل کو ایسے ہنگامے کی اطلاع اس کے کسی ممبر اقوام متحدہ کے کسی ممبر ملک۔ جنرل اسمبلی یا سیکرٹری جنرل کی طرف سے دی جا سکتی ہے۔ اور بعض حالتوں میں ایسا ملک بھی اطلاع دے سکتا ہے۔ جو اقوام متحدہ کا رکن نہیں ہے۔

اگر امن خطرے میں ہو یا نقض امن کی صورت ہو یا جارحانہ کارروائی شروع ہو چکی ہو۔ تو سلامتی کونسل کو اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ امن و سلامتی کی فضا قائم کرنے کے لئے طاقت کے ذریعے عملی اقدامات سے کام لے ان میں فوجی کارروائی بھی شامل ہے۔

چارٹر کی رو سے اقوام متحدہ کے تمام ملکوں کا فرض ہے۔ کہ وہ سلامتی کونسل کے طلب کرنے پر اور خاص معاہدوں کے بموجب اپنی فوجی طاقت نیز امداد و تعاون کے وہ تمام ذرائع جو امن و سلامتی کی فضا قائم کرنے کے لئے ضروری ہوں کونسل کے سپرد کر دیں۔

سلامتی کونسل کے تحت فوجی عملے کی ایک کمیٹی قائم ہے جو پانچوں مستقل ممبروں کے چیف آف سٹاف یا ان کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔ یہ کمیٹی تمام فوجی معاملات میں کونسل کو مشورہ دیتی ہے۔

اقتصادی و معاشرتی کونسل

اقتصادی و معاشرتی کونسل جنرل اسمبلی کے ماتحت کام کرتی ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ دنیا میں زیادہ خوشحالی استواری اور انصاف کی فضا قائم کرے وہ بین الاقوامی، اقتصادی، سماجی، ثقافتی، تعلیمی صحت عامہ اور ایسے ہی دوسرے معاملات سے متعلق جائزے اور رپورٹیں تیار کرتی اور سفارشات پیش کرتی ہے۔

اس کونسل کے ۱۸ ممبر ہوتے ہیں۔ جن کا انتخاب جنرل اسمبلی کرتی ہے۔ اس کے فرائض کی انجام دہی کے لئے کونسل کے اجلاس حسب ضرورت طلب کئے جاتے ہیں۔ اور کونسل میں ہر معاملے کا فیصلہ حاضر ممبروں کی کثرت رائے سے ہوتا ہے۔

اقوام متحدہ کے قیام سے پہلے بھی بعض بین الحکومتی ادارے مخصوص مسائل حل کرنے میں مصروف تھے مثلاً بین الاقوامی ادارہ محنت ۱۹۱۹ء میں قائم ہوا تھا۔ البتہ اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کی طرح کچھ اور ادارے دوسری جنگ عالمگیر کے بعد قائم ہوئے تھے۔ کونسل کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ اس قسم کے "مخصوص اداروں" کا معاہدات کے ذریعہ اقوام متحدہ سے رابطہ قائم کرے۔ اور خود ان کے کاموں کو بھی ایک دوسرے سے مربوط رکھے۔

تولیتی کونسل

ان ملکوں کے بارے میں جنہیں ابھی تک خود مختاری حاصل نہیں ہوئی۔ چارٹر کی ایک نہایت اہم دفعہ میں دو اصول بیان کئے گئے ہیں۔ اس منشور میں کہا گیا ہے۔ کہ ایسے علاقوں کے باشندوں کا مفاد سب سے مقدم ہے اور ممبر ملک جو ان علاقوں کو اپنی عملداری میں رکھتے ہیں۔ گویا ایک مقدس امانت کے طور پر فرائض قبول کرتے ہیں۔

چارٹر نے ان علاقوں کے انتظام اور نگرانی کے لئے جنہیں ممبر ملک اس نظام کے ماتحت لانا چاہیں ایک تولیتی نظام قائم کیا ہے۔ ہر ممبر کسی علاقے کو اس تولیتی نظام کے ماتحت دیتے وقت ایک تولیتی معاہدے پر دستخط کرتا ہے۔ اس معاہدے کی مدد سے اس ملک کو، کسی اور ملک کو یا اقوام متحدہ کو اس علاقے کے انتظامی اختیارات تفویض کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معاہدے کی شرائط کے بموجب اس علاقے کا انتظام کیا جا سکے۔

عالمی عدالت:۔ اقوام متحدہ کا

سب سے بڑا قانونی ادارہ بین الاقوامی عدالت کہلاتا ہے۔ جو ہالینڈ کے صدر مقام ہیگ میں واقع ہے۔ یہ عدالت ۱۵ ججوں پر مشتمل ہے جنہیں الگ الگ سیکیورٹی کونسل اور جنرل اسمبلی میں منتخب کیا جاتا ہے۔

عدالت ایک آئین کے ماتحت کام کرتی ہے۔ جو اقوام متحدہ کے چارٹر کا حصہ ہے۔ ہر ممبر ملک نے یہ امر بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اگر وہ کسی معاملہ میں ایک فریق کی حیثیت رکھتا ہو تو عدالت کے فیصلوں کو تسلیم کرے گا۔

عدالت کے اختیارات سماعت میں وہ تمام معاملات شامل ہیں۔ جو فریقین اس کے سامنے پیش کریں۔ اور وہ تمام معاملات جو خصوصاً چارٹر میں مذکور ہیں یا معاہدوں اور مروّجہ الوقت ضابطوں میں شامل ہیں۔

سکریٹریٹ

اقوام متحدہ کے وسیع نظم و نسق سے متعلق فرائض کو جو ادارہ انجام دیتا ہے وہ سیکرٹریٹ کہلاتا ہے۔ یہ تمام سال کام کرتے ہوئے دوسرے اداروں کے بتائے ہوئے پروگراموں اور ان کی پالیسیوں کو عملی جامہ پہناتا اور ان کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ اس کے ناظم اعلیٰ سیکرٹری جنرل ہیں۔ جنہیں سیکورٹی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی مقرر کرتی ہے۔

فروری ۱۹۴۶ء میں مسٹر ٹریگوی لی کو جو اس وقت ناروے کے وزیر خارجہ تھے، پانچ سال کی مدت کے لئے سیکرٹری جنرل مقرر کیا گیا تھا اسمبلی کے پانچویں اجلاس میں اس مدت میں تین سال کی توسیع کر دی گئی۔ لیکن یہ مدت ختم ہونے سے پہلے نومبر ۱۹۵۲ء میں مسٹر ٹریگوی لی نے اپنے عہدے سے استعفےٰ دے دیا۔ اور ۱۰ اپریل ۱۹۵۳ء کو جنرل اسمبلی نے سیکورٹی کونسل کی سفارش پر سویڈن کے وزیر مملکت مسٹر ڈیگ ہیمرشول کو پانچ سال کے لئے نیا سیکرٹری جنرل مقرر کر دیا۔

سیکرٹریٹ، سیکرٹری جنرل کے انتظامی دفتر اور فنی امداد کے ادارے پر مشتمل ہے۔ ان کے علاوہ آٹھ شعبے ہیں۔ جو الگ الگ سیکورٹی کونسل کے معاملات اقتصادی امور، سماجی امور تولیت اور غیر آزاد علاقوں سے متعلق اطلاعات قانونی معاملات اطلاعات عامہ، کانفرنس نیز انتظامی اور مالی امور سے تعلق رکھتے ہیں۔۔

بھارت کا اقتصادی نظام سوشلزم پر مبنی ہوگا

نئی دہلی ۱۱ر نومبر۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل ترقیاتی کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بھارت کے اقتصادی نظام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ـــ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ملک کا اقتصادی نظام سوشلزم پر مبنی ہوگا یعنی پیداوار کے بیشتر وسائل معاشرہ کی اجتماعی بہبود کے لئے وقف ہوں گے ـــ آپ نے کہا ہم سرمایہ کی نجی ملکیت کا حق غصب کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے بلکہ ہم جمہوریت کے اصولوں کے مطابق انفرادی ملکیت کے حق کو برقرار رکھیں گے۔ جن ملکوں میں اس حق کو غصب کیا گیا ہے۔ وہ دوسرے جمہوری ملکوں کو اس تجربے کی افادیت کا یقین نہیں دلا سکے۔

اسلام جبر اور ہوسِ اقتدار کی بجائے عجز و انکسار اور خلوص و محبت کی تعلیم دیتا ہے

میلاد النبیؐ کے موقع پر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی تقریر

کراچی ۱۱ر نومبر۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے میلاد النبیؐ کی تقریب پر جہانگیر پارک میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں میں یہ رجحان تقویت پکڑ گیا ہے۔ کہ جائز و ناجائز طریقے سے دنیوی متاع و وجاہت حاصل کی جائے۔ یہ رجحان اسلامی نظریہ حیات اور رسول اکرم کی تعلیمات و اسوۂ حسنہ کے منافی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ پیغمبر اسلام کی زندگی کے گوشوں کو عوام کے سامنے واضح کریں۔ تاکہ وہ اسلام کے صحیح مفہوم کو ذہن نشین کر کے اپنی زندگیوں کو اس کے سانچے میں ڈھال سکیں۔

آپ نے کہا ”تاریخ شاہد ہے جب کوئی قوم دنیوی مال و متاع اور منصب و اقتدار کو اپنا مقصد حیات قرار دے کر اسے پوجنا شروع کر دیتی ہے تو وہ تباہی و بربادی سے ہم کنار ہو جاتی ہے اسلام دونوں جہاں میں فلاح و کامرانی کے پیغام کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور زبردستی ہوس اقتدار کی بجائے عجز و انکسار اور خلوص و محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم رسول اکرم کے نقش قدم پر چل کر ہی سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں اسی طریقے سے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے“۔

یہ جلسہ جمعیت العلمائے اسلام کے زیر اہتمام ہوا۔ اس میں خان افتخار حسین ممدوٹ گورنر سندھ۔ پاکستان میں عراقی سفیر سید عبد القادر جیلانی مولانا عبد الحامد بدایونی، مولانا ابو رشید ترابی اور مسٹر لے پوپا نے بھی تقریریں کیں۔

خان ممدوٹ

خان ممدوٹ نے اپنی تقریر میں کہا ”آج کے دن ہمیں اپنی زندگیوں کا محاسبہ کر کے یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم ہادیٔ اکرم کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں کہ نہیں۔ انہوں نے اپنی تعلیمات اور اسوہ حسنہ سے دنیا میں سب سے بڑا انقلاب رونما کیا۔ اور اپنی معجزانہ تربیت کے طفیل جاہل اور وحشی لوگوں کو دنیا کی زمام قیادت سنبھالنے کے قابل بنا دیا۔ اگر ہمیں بھی کامیابی و کامرانی حاصل کرنا مقصود ہے تو ہمیں آنحضرت کی زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے“۔

انتشار پسندوں کی تخریبی سرگرمیوں کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائیگا (کھوڑو)

کراچی ۱۱ر نومبر۔ سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ مسٹر ایم ایے کھوڑو نے کہا ہے کہ میری حکومت پیرزادہ وزارت کی بدنظمی اور شر انگیزی کے مختلف واقعات کی تحقیقات کے لئے فوری طور پر ایک ٹریبونل مقرر کرے گی۔

وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد مسٹر کھوڑو نے اعلان کیا۔ کہ میری حکومت سندھ کے کاشتکاروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائے گی۔ اور موجودہ لوٹ کھسوٹ اور مجرمانہ لاقانونیت کی جگہ امن و قانون بحال کرے گی۔

مسٹر کھوڑو نے کہا۔ میں انتشار پسندوں اور ملک کے دشمنوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ فی الفور اپنی تخریبی سرگرمیوں کو بند کر دیں ورنہ میری حکومت ان سے سختی سے پیش آئے گی۔ کوئی ایسی کارروائی جس سے شر انگیزی، باہمی کشیدگی اور امن و قانون میں مداخلت کا پہلو نکلتا ہو، برداشت نہیں کی جائے گی اور حکومت اس کے سد باب کے لئے فوری اور سخت قدم اٹھائے گی۔

ڈھاکہ میں گورنر جنرل کے استقبال کی تیاریاں

ڈھاکہ ۱۱ر نومبر۔ مشرقی پاکستان میں گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کے شاندار استقبال کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ متحدہ محاذ نے دو استقبالیہ کمیٹیاں بنائی ہیں۔ اور پروگرام کی تفصیلات طے کرنے کے لئے مختلف سب کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ ڈھاکہ کے شہریوں کی طرف سے گورنر جنرل کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ترتیب دیا جائے گا۔

مسٹر غلام محمد ۱۴ر نومبر کو یہاں پہونچ رہے ہیں آپ دو دن یہاں قیام کریں گے۔

★ قاہرہ ۱۱ر نومبر ۳۲ سالہ محمود عبد اللطیف نے خاص عدالت میں اقبال جرم کر لیا کہ اس نے وزیر اعظم کرنل ناصر کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد عدالت نے مقدمہ کی سماعت ۴۸ گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی

دفتر ڈپٹی کمشنر لاہور میں درخواستیں صرف اردو میں دی جائینگی

لاہور ۱۱ر نومبر ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ڈپٹی کمشنر لاہور کے دفتر میں پیش کی جانے والی تمام درخواستیں اردو زبان میں ہونی چاہئیں۔ کسی دوسری زبان میں تحریر شدہ درخواستوں پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ یاد رہے حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق ضلع کے سرکاری دفتروں میں تمام کارروائی اردو میں ہؤا کرے گی۔

راجہ غضنفر علی خاں بدستور ہائی کمشنر رہیں گے

لاہور ۱۱ر نومبر۔ معلوم ہؤا ہے کہ ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں اب اپنے عہدہ سے مستعفی نہیں ہوں گے۔ اور جب تک ملک کو ان کی خدمات کی اس حیثیت میں ضرورت ہے۔ وہ اسی عہدہ پر فائز رہیں گے۔

یاد رہے راجہ صاحب نے حال ہی میں اپنے عہدے سے استعفا دے دیا تھا۔ مگر وزیر اعظم سے بات چیت کے بعد آپ اپنے عہدے پر فائز رہنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا ہے ”مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ پاکستان کی نئی حکومت پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کو بہتر بنانے اور باہمی اختلافات دور کرنے کی خواہشمند ہے میں پر امید ہوں کہ براہ راست بات چیت کے ذریعے ہمارے تمام جھگڑے طے ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طریقے سے ہمارے تعلقات مستحکم بنیادوں پر استوار ہو سکتے ہیں۔

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

سیالکوٹ

مورخہ ۹ کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا زیر صدارت مکرمی بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ گرانڈ ہائی سکول ملحقہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد جناب قاضی علی محمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں جبر نہیں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ نہ قرآن مجید ہی مذہب کی خاطر سیف و سنان کی استعمال کا مؤید ہے نہ حدیث ہی ان ظالمانہ طریق کار کی حمایت کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً مذہب کی اشاعت کی خاطر تشدد کے حامی نہیں تھے۔ کوئی جنگ بھی آپ نے اس مقصد کے پیش نظر نہیں لڑی۔ جو جنگیں آپ نے کیں وہ صرف مدافعانہ تھیں اور یہ اقدام بھی انتہائی مجبور ہو کر باذن الٰہی اٹھانا پڑا تاکہ امن کی فضاء پیدا ہو جاوے اور ہر شخص کو اپنی رائے قائم کرنے میں آزادی حاصل ہو۔ اس کے بعد عبد الباسط صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھی۔ پھر چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری جماعت ہذا نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ سیدنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اعلیٰ تعلیم اور اسوۂ حسنہ کے ذریعہ عرب میں ایک انقلاب عظیم پیدا کیا۔ وہ قوم جو تہذیب و تمدن کے اعتبار سے نہایت گری ہوئی تھی۔ اور اخلاقی حالت حیوانوں سے بھی بدتر تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کی اخلاقی اور روحانی اصلاح فرمائی۔ پہلے انہیں حیوانیت کا مقام دیا پھر حیوانیت سے دائرۂ انسانیت میں انہیں کھڑا کیا۔ انسانوں سے باخلاق انسان اور باخلاق انسانوں سے باخدا انسان بنایا۔

اس کے بعد شاہد عبد الکریم خان صاحب کاٹھگڑھی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو اور دشمنوں سے حسن سلوک پر تقریر کی جس میں انہوں نے یسعیاہ نبی نے جس موعود نبی کو "سلامتی کا شہزادہ" کہا تھا (یسعیاہ باب ۹) واقعات کی روشنی میں ثابت کیا۔ کہ اس کے حقیقی مصداق صرف اور صرف ہمارے آقا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ آپ کو بادشاہت تو کیا۔ معمولی سا اقتدار بھی نہیں ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے بادشاہ بنایا۔ اور آپ نے اپنی تعلیم سے اور اسوۂ حسنہ سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ حقیقی طور پر آپ ہی سلامتی کے شہزادہ تھے۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام تو باوجود اس کے کہ بادشاہ نہیں بنے۔ پیلاطوس کے سوال کے جواب میں کہتے ہیں۔ کہ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔ میں بادشاہ ہوں (یوحنا)۔ لیکن اور ہمارے آقا و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بادشاہت ملتی ہے۔ تو بھی بادشاہ کہلانا پسند نہیں فرماتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے اندر قیصر و کسریٰ کا رنگ نہیں ہونا چاہیئے۔ ان لوگوں کو جب اقتدار ملتا ہے۔ تو یہ دنیا کو غلام بناتے ہیں۔ لیکن ہمیں خدا تعالیٰ نے مخلوق کو غلام بنانے کے لئے نہیں۔ بلکہ خدمت خلق کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مشہور حدیث ہے۔ سید القوم خادمھم قوم کا سردار وہ ہوتا ہے۔ جو قوم کی خدمت کرتا ہے۔ شاہد صاحب کی تقریر کے بعد قاضی علی محمد صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی نظم سلام بحضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی۔

بعد ازاں آخری تقریر جناب سید محمد علی شاہ صاحب کی تھی۔ آپ نے تجارت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کیا۔ قرآن و حدیث کی رو سے تجارت کے جائز اور ناجائز ذرائع پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ تجارت کے متعلق اسلام کے اصول دیانتداری کے اصل کے اردگرد چکر لگاتے ہیں۔ اسلام معمولی سی بددیانتی کی بھی ہرگز حمایت نہیں کرتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَن غشّ فلیس منّا۔ جس نے دھوکہ کیا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد صاحب صدر نے دعا فرمائی۔ (نامہ نگار)

راولپنڈی

راولپنڈی ۹ تلاوت یمین الیامن صاحب نے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں دو نظمیں منور کاشمیری اور ملک حمید علی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔

چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سیرت النبی کے جلسوں کا سلسلہ ۱۹۲۷ء سے جاری ہے۔ جب کہ اسلام کی مخالفت کے سلسلہ میں یہ تجویز کی گئی۔ کہ غیر مسلمان کو آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ سے متعارف کرایا جائے۔

مولوی دین محمد صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمودہ اقتباسات سے ثابت کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق تھے۔

چوہدری احمد جان صاحب نے آنحضرت صلعم کے ایمان بالغیب کے سلسلہ میں بعض واقعات بیان کئے۔ اور حاضرین کو محظوظ کیا۔

چوہدری فضل الٰہی صاحب نے آنحضرت صلعم کے عفو کے متعلق واقعات سنائے۔ اور ثابت کیا۔ کہ حضور واقعی رحمۃ للعالمین تھے۔

ملک محمد شریف صاحب نے آنحضرت صلعم کی ہجرت کے واقعات پر روشنی ڈالی۔

عیسائی نمائندہ مسٹر پال نے جو راولپنڈی چرچ کے انچارج ہیں۔ آنحضرت صلعم کے حضور اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

قریشی عبد الرشید صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگیں مدافعانہ تھیں" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں جناب مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ نے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات" پر مشتمل ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ صاحب صدر جناب میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے سیرۃ پاک کے بعض نادر نمونے پیش کئے۔ غیر احمدی دوستوں نے بھی جلسے میں شرکت کی۔ غرضیکہ خیر و خوبی سے یہ جلسہ پروگرام کے مطابق اختتام پذیر ہوا۔ آرائش لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے ذمہ تھا۔ یہ انتظام بھی ہر رنگ میں کامیاب تھا۔ الحمد للہ علی ذالک (سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی)

منڈی پتوکی

پتوکی ۹ نومبر۔ میلاد النبی کی تقریب پر آج رات کے آٹھ بجے منڈی پتوکی میں اہالیان شہر کا ایک بارونق اور پرجوش جلسہ منڈی کے میدان میں منعقد ہوا۔ اس جلسے کا جو مقامی مسلم لیگ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ ایک نہایت مبارک پہلو یہ ہے کہ اس میں مختلف نقطہ ہائے خیال کے مسلمانوں نے باہم اشتراک عمل کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا۔ علماء کرام میں سے جو حضرات شریک ہو سکے ان میں سے ایک مقامی مولوی صاحب کے علاوہ مولوی عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ اور ایک صاحب علم بزرگ سید نعمان شاہ صاحب کا نام قابل ذکر ہے۔ مولوی عبد القادر صاحب نے آنحضرت صلعم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوری وضاحت کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا۔ کہ کائنات عالم میں صرف حضور اقدسؐ کی ذات ہی ایک منفرد ہستی ہے۔ جو اولاد آدم کے ہر فرد کے لئے اس کی زندگی کے ہر مقام ہر پہلو اور ہر شعبہ میں اسوۂ حسنہ کا ثابت ہو سکتی ہے۔ سید نعمان شاہ صاحب نے اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ حضورؐ کے ان اعمال و کردار کی طرف توجہ دلائی۔ جو حقیقی طور پر حضور نبی کریمؐ کی شان کو دنیا جہان کے تمام افراد کی نظروں میں بلند کرنے والے ہیں۔ آپ نے خاص طور پر بتایا کہ عقیدت کے اظہار کا طریق اپنی جگہ پر۔ لیکن آج زمانہ حضور کے حسن کردار کو دنیا کے سامنے روشناس کرانا چاہیئے۔ وہ دہی ہیں۔ جن کے ذریعہ حضور کی ذات اور نہ اعلیٰ ثابت ہونے کے ساتھ ہی دنیا کے لئے عملی نمونہ بھی ثابت ہو سکے۔ مقامی لوگوں نے جلسے کے انتظامات میں زیادہ سے زیادہ شرکت کرنے کے علاوہ نظموں اور نعتوں کے ذریعہ جلسے کی رونق کو بڑھایا۔ جس کے لئے منتظمین دشکر کا سب مستحق مبارکباد ہیں۔ جلسہ کم و بیش چار گھنٹے تک جاری رہ کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

قصور

سنٹرل ڈلز میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر متعدد اصحاب نے زیر صدارت امیر صاحب مقامی تقاریر فرمائیں۔

(محمد صادق فاروقی سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ قصور)

شورکوٹ

مورخہ ۹ کو مسجد احمدیہ شورکوٹ شہر میں زیر صدارت حکیم عبد الرحمٰن صاحب شمس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ بیان کرنے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تقاریر کرنے کے لئے مسلمانوں کے دیگر فرقوں کو بھی دعوت دی گئی۔ چنانچہ ہر فرقہ کے علماء نے جلسہ میں تقاریر کیں۔ اور معززین شہر نے بھی شمولیت کر کے جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے بھی تقریر فرمائی۔

(حکیم محمد سلیمان قائد خدام الاحمدیہ شورکوٹ شہر)

فیروزوالہ!

جماعت احمدیہ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مورخہ ۹ نومبر بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چوہدری محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مقامی منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اغراض جلسہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر چوہدری محمد اکبر صاحب متعلم اسلامیہ کالج گوجرانوالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلو بیان کئے۔ بعدہٗ خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ نے "حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک دشمنوں سے" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(ڈاکٹر سید عبد السلام سیکرٹری جماعت احمدیہ فیروزوالہ)

سری نگر ۱۱ نومبر۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ عبد اللہ نے اگلے روز بھارت پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے ضمنی انتخاب میں ووٹ دینے سے انکار کر دیا۔ اس انتخاب میں ایوان بالا کے لئے مقبوضہ کشمیر کا نمائندہ منتخب کیا جانا تھا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵